عترت نبی جان مرتضی خواہر حسین بنت فاطمہ
کیا بتائیں کے زینب کی کیا شان ہے
قافلہء حسینی کی یہ آن ہے

گذرے نانا نبی صبر کرتی رہی
ماں کی میت اُٹھی صبر کرتی
دیکھا زخم علی صبر کرتی رہی رہی
اور حسن سے چھٹی صبر کرتی رہی

آج درپیش کربل کا میدان ہے

قتل عباس کی دھوم بھولی نہیں
زخم اکبر وہ مظلوم بھولی نہیں
ننھے اصغر کا حلقوم بھولی نہیں
اپنے بچے وہ معصوم بھولی نہیں

چہرہ اُترا ہوا دل پریشان ہے

جتنا دُکھ دے سکے ظالموں نے دیا
چھلنی چھلنی دِل سیدہ ہو گیا
سامنے اُسکے بھائی کو ذبح کیا
سجدے میں شمر نے سر جدا کر دیا

آج دنیا ہوئی اُسکی ویران ہے

پوچھو زینب سے جب ماں کی کھیتی لٹی
پوچھو زینب سے جب کربلا سے چلی
پوچھو زینب سے جب سر سے چادر چھنی
پوچھو زینب سے جب رسیو میں بندھی

دیکھا جس نے جفاؤں کا طوفان ہے

عرض کرتی تھی اے مالک ذو المنن
سب گوارہ ہے لیکن نہ ہوگا سہن
کیسے چھوڑوں حسین کو میں بے کفن
بے ردا ہوں میں بھائی میرا خستہ تن

جلتی ریتی پہ بے گور سلطان ہے

جانے شبیر رتبہ ء بنت علی
یا برہان الہدی اِنکا داعی ولی
کر جمالی جو سب سے دعا ہے بھلی
انکی عمر ہو صحت سے پھولی پھلی

جن کے دم سے عزا کا گلستان ہے

* * *